© rasailojaraid.com

ارشادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

دعوات عبدیت

ضبط و ترتیب : ادارہ الحق

اسلام جوڑتا ہے توڑتا نہیں

خطبہ جمعۃ المبارک جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا

محترم بھائیو! اسلام ایک ایسی نعمت ہے جس نے انسانوں کے منتشر شیرازہ کو آپس میں جوڑا اور اس نعمت کی وجہ سے اسلام کے رشتہ کی بنا پر ایک دوسرے سے ٹوٹے ہوئے انسان آپس میں مل گئے۔ اسلام ملانے کے لئے اور محبت کے لئے آیا تھا، توڑنے کے لئے نہیں۔ باہمی اجتماع باہمی اتحاد اور ربط و تعلق باہمی کدورتوں اور نفرتوں کو محبت اور الفت سے بدلنا اسلام کی خاصیت ہے۔ اس لئے اسلام کی تمام عبادات میں بھی یہی اجتماعیت اور ربط و تعلق کی شان موجود ہے۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ ہر عبادت میں غور کیجئے ہر جگہ انسانوں کا ایک دوسرے کی خبر گیری ہمدردی اور مواسات کا پہلو نمایاں ہوگا۔

سب سے اہم عبادت نماز ہے جسے اللہ رب العزت نے مقرر کیا اور اس میں جماعت کی بڑی تاکید کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ نوجوانوں کو بھیج کر جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرا دوں پھر نماز باجماعت کے وقت کسی کو نماز میں آگے کر کے خود مدینہ منورہ کی گلی کوچوں میں دیکھوں، اور جو شخص جماعت کو حاضر نہیں ہوا اس کے مکان کو جلا دوں ــــ تو اتنا سخت ارادہ تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بلا عذر جماعت میں حاضر نہ ہونے والے لوگوں کے مکان اس لئے نہ جلائے کہ گھروں میں بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں۔ نابالغ بچے تو مکلف نہیں، عورتوں کا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ تو ان کو بھی گھروں میں رہنے کا حق ہے ــــ تو بچوں اور عورتوں کی خاطر انہیں جلایا نہیں۔

رحمۃ للعالمین [illegible] کے ساتھ نماز کی اہمیت کا اندازہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو جاتا ہے۔ اکیلے نماز پڑھیں تو ایک عمل کا اجر ہے اور جماعت سے پڑھنے پر اگر ایک نمازی مقتدی بھی ہو تو ستائیس ۲۷ درجے ثواب دیا جائے گا۔ اور جتنی جماعت بڑھے گی۔ تو اتنا ثواب میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔ خانہ کعبہ میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کا ہے۔ مسجد نبوی میں آپ نماز پڑھیں تو ایک نماز کا اجر پچاس ہزار نمازوں کا ہوگا۔ اور پنڈی کی اس مسجد یا دوسری مسجدوں میں ایک نماز با جماعت کا اجر ۲۷ درجے ہوگا۔ اور اس میں علماء نے بہت سی حکمتیں اور فوائد لکھے ہیں۔ سیاسی، اقتصادی لحاظ سے قطع نظر کر کے بھی بیشمار مصلحتیں ہیں۔ دین ہمیں ملانا چاہتا ہے جوڑنا چاہتا ہے۔ شیطان ہمیں توڑتا ہے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے۔ ہم نے دین کو چھوڑا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اس کے ساتھ تباہی لازمی ہے۔ با جماعت نماز میں سیاسی مقاصد کے علاوہ بہت سے فوائد ہیں۔ اس میں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ دین کا شعار بلند ہوگا۔ ہر قوم ہر تحریک ہر حکومت اپنے شعائر کو جو اس کے نشانیاں ہوتی ہیں۔ اس کو بلند رکھنا چاہتے ہیں، کہیں فوجوں کی نمائش ہے یا کہیں اسلحہ کی، کہیں سلامی لی جاتی ہے اور تحریکوں والے بھی اپنے شعائر کو اپنے جھنڈوں کو اپنے دفتروں کو بلند اور ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ اسے دیکھ کر کہیں کہ یہاں فلاں جماعت کی تحریک چل رہی ہے۔ تو اللہ کے جو شعائر ہیں ان میں نماز با جماعت کی بڑی اہمیت ہے۔ اس میں اللہ کے سامنے ہم اپنی بندگی اپنی عاجزی اور اپنی غلامی و عبدیت کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے اللہ جل مجدہ کی عظمت اور ہماری عبدیت ظاہر ہوگی گھر میں چوروں کی طرح پڑھ لی تو کیا معلوم ہو کہ خدا کے غلام ہیں یا سرکش ہیں۔ تو ہر حکومت اپنے شعائر کا بلند ہونا چاہتی ہے۔ تو خدا کی حکومت بھی چاہتی ہے کہ میرے غلام اور عبید میرے شعائر کو بلند کریں۔

من جملہ دیگر فوائد کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ سب کی نمازیں جماعت کی وجہ سے ان شاء اللہ قبول ہو جائیں اس لئے کہ اللہ رب العزت نے ہمارے لئے ایک قانون مقرر فرمایا۔ ہے کہ جب آپ دکاندار سے یا کسی بائع سے کوئی چیز خریدنا چاہیں تو بائع اچھی اور بری چیز دونوں کو ملا کر بیچتا ہے۔ مگر ایک ملاوٹ تو آج کل ہم لوگ کرتے ہیں اس کا نام غش اور دھوکہ ہے غداری ہے۔ دودھ میں پانی ملایا۔ ہلدی میں ملتانی مٹی ملا دی چائے میں بھوسہ ملا دیا۔ تو یہ تو مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے یہ لوگ تو قوم اور ملک کے غدار ہیں۔ اور یہ قطعاً حرام ہے۔ غلط چیز ہے۔ خدا کا خوف نہ ہونے کی وجہ سے حقوق العباد کا احساس نہیں رہا۔

دیکھئے ہمارے اکابر اور اسلاف میں مرد تو مرد عورتوں کا کیا طرز عمل تھا۔ حضرت عمرؓ کا یہ طریقہ ہوا کرتا تھا کہ رات کے وقت گھومتے شہر مدینہ میں بھی اور مضافات میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے حضرت امیر المومنین کے نقش قدم پر چلنے والے امراء و حکام عطا فرما دے۔

[illegible] © rasailojaraid.com [illegible]۔ تو امت پہلے کی طرح ترقی کرے گی۔

© rasailojaraid.com

ہمارے اکابر نے ہمارے سامنے [illegible] کر کے ۔ قیصر اور کسریٰ کی بڑی بڑی سلطنتیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قبضہ میں آئیں ، غنیمت کا بہت بڑا ذخیرہ آیا ، مسجد بھر گئی لعل وجواہر سونے اور [illegible] سے ۔ کہتے ہیں کہ کسریٰ کی سلطنت حضرت نوحؑ سے لیکر ایک ہی خاندان میں چلی آ رہی تھی ۔ دنیا کا سونا اور جواہرات کسریٰ کے خزانوں میں جمع ہوتا رہا ۔ چونکہ ایک خاندان نسلاً بعد نسل رہا ۔ بعض نے تو کہا ہے کہ حضرت آدمؑ کی تیسری پشت سے یہ سلطنت قائم چلی آ رہی تھی ۔ تو کسریٰ کی سلطنت کے مقابلہ میں آج کل کے روس اور امریکہ کی بھی کوئی پوزیشن نہیں ۔ ہم نے ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم سمیت اب تک نہیں دیکھا کہ یہ جنگ ہماکسی ایک قصبہ اور ایک مورچہ پر تین لاکھ مسلح فوج جمع کی ہو اور قیصر کی فوج نے ایک قصبہ یرموک کی لڑائی میں تین لاکھ فوج جمع کی اور ایک لاکھ سے اوپر فوجیوں کو پا بہ زنجیر باندھا تھا ۔ کہ بھاگ نہ سکیں ۔ تو جو حکومت گاؤں میں لڑنے کیلئے تین لاکھ فوج جمع کر سکے اس کی مجموعی طاقت کتنی ہو گی ۔ لاکھوں مربع میل زمین ان کے قبضہ میں آئی لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ کسریٰ کی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور ومزقناھم کل ممزق ۔ کا مصداق بن گئی ۔ ایک حدیثِ رسول ، ایک پرزہ ، ایک خط مبارک حضور اقدسؐ کا جس پر گویا حدیث لکھی ہوئی تھی ، اس کو پھاڑ دیا ، اس کی توہین کی ۔ نیتجہ یہی نکلنا تھا جو سامنے آیا ــــــ ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے مبلغ ہیں ۔ وما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیراً ونذیراً ۔ اور جس طرح سورج کی حالت ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد اور جب وہ نصف النہار پر ہو اس وقت کسی بجلی کسی چراغ اور نہ کسی چاند اور ستارے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس طرح حضورؐ کے ہوتے ہوئے کوئی اور نبی اور ہادی نہیں آ سکتا ۔ تو حضورؐ نے سارے عالم کو دعوت دی ، امراء اور سلاطین کو بڑے بڑے سرداروں کو گرامی نامے بھیجے جس میں ان کو اسلام کی دعوت دی ۔ کسریٰ کے نام بھی گرامی نامہ بھیجا گیا جس میں یہ حدیث مبارک ہے :

من محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کسریٰ عظیم فارس اما بعد فادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم ۔

یہ گرامی نامہ ہے حضرت محمد رسول اللہ کی طرف سے فارس اور ایران کے امیر کسریٰ کی طرف ۔ میں تجھے دعوت دیتا ہوں اسلام کی طرف آؤ اس قانون کی طرف جو امن وسلامتی اور سلم کا قانون ہے ۔

...

یعنی ہم کسی کی زمین کسی کی سلطنت چھیننا نہیں چاہتے ہماری دعوت یہ ہے کہ آؤ باہمی سلامتی کا قانون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام مانیں۔ اگر تو اسے قبول کرے گا تو محفوظ رہے گا۔ ورنہ ملک کی جس قدر رعایا ہے سب بے دین رہ گئی تو سب کا وبال تمہارے اوپر ہوگا ۔۔۔ اس نے گرامی نامہ پھاڑ دیا اور دنیا میں نظارہ ہمارے سامنے ہیں کہ اسلام کے ساتھ جو ایسا سلوک کرتا ہے خدا اسے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ گیند کی طرح آپ اسے جتنا بھی زمین پر پھینکیں گے ماریں گے اسے ختم سمجھیں گے اتنا ہی یہ اچھلے گا۔ ابھرے گا ۔۔۔ پہاڑ سے جو ٹکرائے گا اپنے سر کو توڑے گا۔ اسلام کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا ہے۔ تو کسریٰ بھی بڑا متکبر تھا، نام بھی اس کا پرویز تھا ۔۔۔ اور اس نام کے بھی عجیب اثرات ہیں، جہاں یہ پرویز ہوگا حدیث کا منکر ہوگا۔ اگر ایسا نام کسی کا ہو تو بدل دو۔ عبداللہ وغیرہ رکھ دو پرویز نام نہ رکھا کرو ۔۔۔ یہ شخص نوشیرواں جس کے بڑے قصے ہیں کا پوتا تھا۔ تو اس نے حکم دیا۔ یمن کے گورنر کو جو کسریٰ کے ماتحت تھا کہ فوراً قاصد مدینہ بھیج کر حضورؐ کو گرفتار کر کے لے آؤ، نہ آئیں تو ان کا سر پیش کر دو اس نے دو افسر مدینہ بھیجے مدینہ منورہ پہنچے تو ان کے دل میں تھا کہ کوئی مضبوط قلعہ ہوگا۔ بڑی فوج ہوگی۔ اور معلوم نہیں حضورِ اقدسؐ سے کس وقت ملاقات ہوگی۔ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ حضورؐ ایک بوریہ چٹائی پر تشریف فرما ہیں چند صحابہ بیٹھے کسی کی لنگی ہے چادر نہیں کسی کا صرف لمبا کرتا ہے۔ کسی کی ٹوپی نہیں، چند فقراء تھے۔ جن کے بارہ میں اللہ کا ارشاد تھا: واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ۔ (حضورؐ کو فرمایا گیا کہ جو بڑے بڑے امراء اور سرمایہ دار آپ کی مجلس میں اس شرط پر آنا چاہتے ہیں کہ ان فقراء کو مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا عار ہے۔ ہماری رسوائی ہے کہ ان ننگے، بھوکوں، ملنگوں کے ساتھ بیٹھیں۔ تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا ان کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اپنے نفس کو ان فقراء کے ساتھ جمائے رکھو جو دن رات خاص میری رضا کی خاطر میری یاد میں مشغول ہیں یہ میری نگاہ میں ان امراء و رؤساء سے معزز ہیں اور وہ لوگ حقیر و ذلیل۔

عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے بھی ایک دفعہ مہاجرین کے بارہ میں کہا تھا کہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل۔ یہ ہمارے ٹکڑے کھانے والے اب ہمارے مقابلہ پر اتر آئے ہیں۔ ابن ابی کو اس زمانہ میں اپنے علاقہ کا نواب کہیں یا ملک بظاہر اسلامی فوج میں شامل ہے مگر ہے منافق۔ تو کہا کہ مدینہ واپس ہو کر ان مہاجروں کو نکال دیں گے ان کا کھانا بند کر دیں گے۔ یہ پناہ گزیں ہم جیسے معزز لوگوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔؟

شانِ صحابہؓ اور قرآن | یہاں ایک بات اور سنئے کہ جہاں بھی صحابہ کرام کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے تو اللہ اسے بڑی تفصیل سے ذکر کرتا ہے جیسے کہ ایک محب کسی محبوب کا نام آ جائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اس کا جی نہیں چاہتا کہ اسے چھوڑ دے، دیکھئے قرآن کریم میں ایک جگہ صحابہ کا ذکر کس انداز میں آیا ہے۔ فرمایا محمد رسول اللہ یہ تو حضورؐ کی شان بیان ہوئی آگے حضورؐ کے صحابہؓ کا ذکر شروع ہوا معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ــــ تا ــــ اجراً عظیما۔ تو ساری رکوع صحابہؓ کی تعریف میں پوری ہو گی۔ تو صحابہؓ کی توہین کو اللہ نہیں چاہتا اور رسول نہیں برداشت کر سکتا۔ اور کیسے برداشت ہوگا جنہوں نے اپنی جان اپنا مال اپنی عزت و آبرو اپنے خاندان سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور اس قربانی کی برکت سے تو آج ہم یہاں پنڈی میں بھی مسجد میں اللہ جل مجدہٗ کے سامنے سربسجود ہیں اگر صحابہؓ دین نہ سیکھتے اسے نہ پھیلاتے تو ہم یہاں پنڈی میں اس مسجد کی بجائے کہیں مندر کہیں دھرم شالوں میں بت کے سامنے بیٹھے ہوتے ــ تو یہ ان کے مساعی کی برکت ہے ــ اب عبداللہ بن ابی انہیں ذلیل کہہ رہا تھا۔ تو خداوند کریم نے کہا ــ: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ اللہ و رسول کی عزت ہے اور عزت والے حضورؐ کے صحابہؓ ہیں یہ منافق نہیں۔ فرمایا اپنے نفس کو ان فقراء اور بیکسوں کے ساتھ جمائے رکھو، دنیا دار آتے ہیں تو بہتر نہیں آتے، تو ناراض مت ہو، غریبوں کو ان کی وجہ سے مت نکال، تو فرمایا اصل عزت والا اللہ ہے۔ آپ ارد گرد کروڑوں چیزوں پر نظر کریں پانی، ہوا، یہ دری یہ پنکھا یہ لاؤڈ سپیکر یہ سائبان، یہ زمین و آسمان یہ ہمارا وجود، یہ اربوں مخلوق یہ حشرات اور بہائم سب کو خدا نے موجود کیا، سب کو کھانا ملتا ہے۔ یہ کون دیتا ہے۔؟ سب کے سانس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ انہیں کون پہنچاتا ہے۔؟

آج ہم کسی کے پاس چند روپے دیکھیں تو اسے معزز سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ چیز ہے کیا؟ خداوند مالک الملک ــ تو سارے خزانوں کا مالک ہے۔ تو عزت بھی سب سے اوّل اللہ کی ہے، پھر عزت اور طاقت کا مالک رسول اور پیغمبر ہوتا ہے۔ ہم اسے کملی پہنے ہوئے زمین پر اور بوریہ نشین اور کمزور نہ سمجھیں ہمیں پیغمبر کی طاقت کا اندازہ نہیں ہوتا، اللہ نے اسے بڑی قوت دی ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہر نبی کو اللہ نے امت کے بارہ میں ایک دعا کرنے کا اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اللہ اسے دنیا ہی میں قبول کر دے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ ان منکرین اور جابرہ کو ختم کر دے، ختم ہوئے یا نہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ فرعون کو بہت سمجھایا اب تو اسے ٹھیک کر دے تو فوج کے ساتھ بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا، لاٹھی کی ایک ضرب سے سمندر نے راستے چھوڑ دیئے۔ تو انبیاء کے زبان ہلانے کی دیر ہوتی ہے۔ ظالم لوگ مذاق کرتے ہیں اور نبی کو کمزور سمجھتے ہیں۔ مگر یہ ان کا صبر و تحمل اور شان عفو ہوتا ہے ورنہ اگر نبی چپکے سے کہہ دے کہ یا اللہ انہیں ختم کر دے تو ختم ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہو گی۔ علمی لطیفہ کے طور پر عرض کروں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آئے۔ اور عزرائیلؑ کو تو آپ سب جانتے ہیں، سب کا مہمان بنے گا ۔۔ تو انبیاء کی روح قبض کرنے کے بارہ میں خدا کا قانون یہ ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کی بات انبیاء کے ساتھ ادب سے ہوتی ہے۔ آئے تو سلام کرے، اجازت چاہے، حاضری کے بعد عرض کرے کہ اللہ کی طرف سے آیا ہوں۔ آپ کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہنا چاہیں تو بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ حضور اقدسؐ جب مرضِ وفات میں تھے تو حضرت عائشہ جو سرہانے بیٹھی تھیں فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے آنکھیں کھول کر فرمایا۔ اللھم الرفیق الاعلیٰ۔ (اے اللہ میں سب سے بہتر ساتھی جو تو ہے کی رفاقت چاہتا ہوں۔) میں فوراً سمجھ گئی کہ یہ وہی بات ہے کہ عزرائیل نے حضورؐ کو اختیار دیا کہ آپ قیامت تک زندہ رہنا چاہیں دنیا کی سلطنت بھی آپ کی ہوگی اور اگر آپ ہمارے پاس آنا چاہتے ہیں تب بھی آپ کی مرضی تو حضورؐ نے فرمایا: اختار الرفیق الاعلیٰ۔ دیکھئے اللہ اپنے بندہ کی شان بھی کیسی کیسی ظاہر کر دیتا ہے۔

حضرت عزرائیل کی بڑی طاقت ہے۔ دیکھئے حضرت جبرئیل نے لوط کی بستیوں کو جس کی آبادی لاکھوں تھی لواطت ہم جنسی کی بیماری اس قوم میں پیدا ہوئی تو ایک انگلی سے پورے علاقے یا صوبے کو اٹھا کر آسمان تک لے گئے پھر الٹا کر کے پھینک دیا۔ اسی طرح عزرائیل کی بھی بڑی طاقت ہے۔ سب کی روح قبض کرنے والا ہے ۔۔۔ وقت ہے نہیں میری باتیں ویسے بھی بے ربط ہوتی ہیں مگر بات سے بات نکلتی ہے۔ تو جس وقت اللہ نے چاہا کہ انسان کو پیدا کروں اس وقت اللہ نے چاہا کہ سارے کرۂ زمین کے اجزاء اس کے خمیر میں شامل ہو جائیں اور حکمت اس میں یہ تھی کہ اولاد آدم علیہ السلام کو زمین کے مختلف حصوں اور مختلف میں آباد ہونا تھا۔ اور ایک خطے سے دوسرے خطوں میں سفر کرنا تھا۔ اس لئے تمام شہروں اور خطوں کی آب و ہوا سے موافقت پیدا کرانی تھی اس لئے حضرت آدمؑ کا جسم مبارک سارے روئے زمین کی حاصل شدہ مٹی سے بنایا گیا تو پہلے حضرت جبرئیل کو مامور کیا کہ جا کر زمین کے چہرے سے مٹی لے لینا ہم اپنے خلیفہ کو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور انسان کی غالب عنصر مٹی سے ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ۔۔۔ تو جبرئیل علیہ السلام زمین کے پاس آئے اور ساری زمین ان کے سامنے ایسی ہے کہ ہتھیلی میں کوئی بیسہ وغیرہ رکھیں جب ارادہ کر لیا کہ ساری زمین سے مٹی سمیت لوں تو زمین نے رو رو کر خدا کے نام کا واسطہ پیش کر کے کہا کہ مجھے معاف کر مجھ سے یہ مٹی نہ لے حضرت جبرئیل تو کے نام کے بڑے عاشق ہیں، ایک عاشق کے سامنے محبوب کا نام لو کہ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو تو مسلمان فوراً ٹھہر جائے گا۔ ہمارے امام ابو حنیفہؒ جن کے مسلک پر نصف دنیا کے تمام مسلمانوں کی تعداد کا بڑا حصہ ہے، فقہاء اور قاضیوں کے امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور استاد ہیں انہیں حکومت نے بہ جبر قاضی بنا دیا۔ سرکاری عہدہ نہیں لینا چاہتے تھے۔ مجبوراً لیا مگر پھر چھوڑ دیا۔ تو قضا کے بعد پہلا مقدمہ ان کے سامنے آیا ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا تھا دوسرے نے کہا مجھ پر ایک پیسہ بھی نہیں، امام نے مدعی سے گواہ طلب کئے کہا گواہ نہیں مدعی علیہ منکر تھا۔ اب شریعت کا قانون ایسی صورت میں منکر کو حلف دینے کا ہے۔ اللہ کو گواہ بنا کر قسم کھا لے۔ وہ قسم کے لئے تیار ہوا۔ امامؒ نے کہا دیکھیں جلدی نہ کریں۔ خدا کا نام لینا اتنا معمولی نہ سمجھیں، ذرا سوچ لیں۔ کہا میں نے سوچ لیا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں امامؒ نے فرمایا معلوم نہیں خدا کا نام اگر سچائی سے لے تو پھر تو ٹھیک جھوٹ ہو تو کہیں سب پر خدا کا عذاب نازل نہ ہو جائے۔ تو فرمایا قسم مت کھاؤ مدعی سے کہا اپنا حق مجھ سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ دوسرے مقدمہ میں بھی ایسا کیا اور عدالت سے باہر نکل آئے کہا کہ میرے پاس اتنی دولت نہیں کہ لوگوں میں بانٹتا پھروں تو یہ خدا کے نام کی عظمت کا احساس تھا۔ تو جبرئیل امین تو اللہ کی عظمت کا سب سے زیادہ احساس تھا۔ خدا کا واسطہ سن کر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر میکائیل کو بھیجا، اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی سلسلہ ہوا، وہ بھی واپس گئے یہ گویا وجوبی حکم نہ تھا۔ اختیاری حکم بھی تو ہوتا ہے۔

عزرائیل علیہ السلام آئے کہ تمام انسانوں کے لئے ایک ہیولیٰ تیار کرنا ہے حضرت آدمؑ کا قالب بنانا ہے۔ زمین نے منت کی کہ مجھ سے نہ چھین، اس لئے کہ جب انسان بنے گا اور شریعت پر اگر اس نے عمل کیا خدا کی تابعداری کی جنت میں جائے گا۔ لیکن اگر مخالفت کی تو میرے اجزاء بھی جہنم میں چلے جائیں گے مجھ میں خدا کی ناراضگی مول لینے کی تاب۔ نہیں اس لئے زمین کو پس و پیش رہا حضرت عزرائیل نے ہاتھ بڑھا کر مٹی لے لی اور فرمایا خدا کا حکم خدا کے نام سے پہلے ہے، خدا کے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ میں تو خدا کا آرڈر مانوں گا۔ مٹی لے گیا۔ اور چونکہ مٹی کی یہ امانت لینے والا وہ ہے تو واپس سپرد کرنے والا بھی اسی کو مقرر کیا، اب روح تو اوپر چلی جاتی ہے، جسم کو زمین کے حوالے کرتا ہے۔

--- تو جس نے پہلے مٹی کے اجزاء لئے تھے اسی کے سپرد کیا کہ تم اب ارواح بھی قبض کرو۔ تو بڑی طاقت تھی کہ دو انگلیوں میں ساری زمین کا جوہر نچوڑا۔ لیکن پیغمبروں کی طاقت تو اور بھی بڑی ہے۔ اللہ نے ان کی مثال دکھانی تھی۔ تو جب عزرائیلؑ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے تو اتفاق کی بات ہے مخلوق ہے اور خدا کا منشا ہی ایسا تھا وہ سلام بھول گئے، سامنے بیٹھ گئے، استیذان اور اجازت دینے کا طریقہ بھی ترک ہوا، بیٹھتے ہی کہا آیا ہوں آپ کی روح قبض کر دوں جیسے کوئی کہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تجھے ختم کرتا ہوں۔ تو تو بس کال ہے ہمارا تو کون ہے ختم کرنے والا وہ تو ایک اللہ کی ذات ہے۔ تو حضرت موسیٰؑ مراقبہ میں تھے عجیب دوران پر تکالیف گزرا ہے امت کے ہاتھوں سے۔ کسی پریشانی میں ہوں گے۔ اللہ سے راز و نیاز ہو رہا ہوگا۔ عزرائیلؑ کی آواز سے مراقبہ سے چونک اٹھے ذرا سا ہاتھ اٹھا کر عزرائیلؑ کو جھٹک دیا کہ تو کون ہے قبض کرنے والا تو اسکی ایک آنکھ باہر نکل آئی، اور فرشتے انسان کی شکل میں بھی آتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دو دفعہ حضور اقدسؐ نے دیکھا عموماً حضرت دحیہ کلبیؓ یا دوسرے صحابہؓ کی شکل میں آتے رہتے۔

—— تو حضرت عزرائیل یہ نہیں کہ لڑتے جھگڑتے، سمجھے کہ جلال کی حالت ہے اور حضرت موسیٰؑ کی جلالی شان تو عجیب تھی۔ فرعون بڑا مغرور اور بدمعاش تھا۔ سارے قرآن میں دیکھیں حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کو تو سولی پر چڑھا دیا، قتل کیا، بچوں کو قتل کرتا رہا، مگر حضرت موسیٰؑ کو پکڑنے کا آرڈر فوج یا پولیس کو کبھی نہ دے سکا۔ یہ ہمت نہ ہو سکی۔ حضرت موسیٰؑ کے پاس تھی ایک لاٹھی، سوتے تو اسے سرہانے رکھ دیتے جاگتے تو ہاتھ میں یہی لاٹھی ایک بار جب اژدھا بن کر سارے محلات کو جبڑے میں لیا تو فرعون کا پاجامہ خراب ہو گیا تو اسکی یہ ہمت نہ ہو سکی کہ حضرت موسیٰؑ کے قتل کا حکم دے تو ان کی خدائی ہمت اور جلال کا کرشمہ تھا۔ حضرت عزرائیل بھی اللہ کے پاس واپس گئے اور ساری صورت اللہ کو عرض کیا، اللہ کی شان تھی اسکی آنکھ تو درست کر دی، اور حضرت انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ عزرائیل علیہ السلام سمجھے کہ جو نکھ گئے حضرت موسیٰؑ جلال میں آئے ہوئے تھے اور اس وقت وہ آسمانوں اور زمین کو بھی ٹکر مارتے تب بھی سب پاش پاش ہو جاتے۔ تو اللہ نے عزرائیل علیہ السلام سے کہا آپ کا خیال تو یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ [illegible] مگر ایسا نہیں، تو پھر جا سیدھے طریقہ سے سلام کر استیذان کے بعد انہیں [illegible] اور کہو کہ حضرت موسیٰؑ اپنا ہاتھ کسی بھیڑ بکری دنبہ کی پشت پر رکھ دیں جتنے ہزار بال ہاتھ کے نیچے آئیں ہر بال کے عوض ایک برس زندگی بڑھ جائے گی، موسیٰؑ نے سن کر پوچھا پھر کیا ہوگا، کہا پھر بھی خدا کے پاس جانا ہوگا فرمایا: الآن —— ابھی سہی، میں تاخیر نہیں چاہتا۔ تو یہ تو پیغمبر کی طاقت کی مثال ہے

مگر کسری کی خود داری دیکھئے پولیس کو نبی کے بارہ میں آرڈر دیتا ہے پکڑ لو انہیں کل دو جیسے آج کل بھی ہمارے ہاں بڑے عجیب خود داغ رکھتے ہیں۔ گورنر کے بھیجے ہوئے افسر گئے حضورؐ کو زمین پر بیٹھے دیکھا نہ اسلحہ ہے نہ سامان نہ قلعہ مگر ہیبت اتنی طاری ہو گئی کہ ہوش ٹھکانے نہیں رہے، رعب کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے حضورؐ نے جن کی مہمان نوازی عادت تھی مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ مہمان ہیں انہیں آرام سے بٹھا دو کھانے پینے کا بندوبست کر دو۔ اور صبح ان کو آکر ملنے کا کہا کہ اس طرح رعب بھی کم ہو جائے گا [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دن صبح آنے کے بعد انہوں نے مدعا بیان کیا کہ ہم تو تنخواہ دار ملازم ہیں تابعدار ہیں۔ آرڈر کی تعمیل کرنا ہے۔ گرفتاری مرضی سے کرانا چاہیں تو ٹھیک ورنہ تلوار سے سر کاٹنے کا حکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کس نے حکم دیا کہا خسرو پرویز نے، فرمایا وہ تو فلاں تاریخ کو یا بعض روایات میں ہے کہ رات ہی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اب کس کے آرڈر کی تعمیل کرنی ہے۔ تو اس ذلت سے اللہ نے اسے سزا دی۔

جو بھی حدیث رسول کی توہین کرتا ہے۔ اللہ اُسے ذلیل کر دیتا ہے۔ خسرو اپنی ناسگی ماں پر عاشق تھا چاہا کہ باپ کو بیچ سے ہٹا دوں باپ کا پیٹ چیر کر اسے قتل کر دیا۔ اللہ جب تباہی لاتا ہے، تو سب پر ــــ۔ باپ کو قتل کیا تو ڈر لگ گیا کہ کوئی بدلہ نہ لے۔ تو خاندان کے سارے مرد جو ملک کے اہم مناصب پر فائز تھے سب کو ایک ایک کر کے قتل کر دیا۔ اب خود اس کی باری آئی باپ کو اندازہ تھا کہ بیٹا بدمعاش ہے۔ تو پہلے سے زہر کی گولیوں کو لپیٹ کر بوتل میں رکھوا دیا اور اپنے خاص صندوق میں بند کر دیا اور بوتل پر لیبل لگایا کہ باہ کے لئے بڑی قوت کی دوا ہے۔ بیٹے نے دیکھا تو سمجھا کہ شاید ان گولیوں کی وجہ سے باپ عیاشی کرتا تھا۔ سب کو قتل کر کے مطمئن تھا کہ مقابلہ کا تو کوئی رہا نہیں ــــ داد عیش دینے سوچا چڑھی ہوئی زہر کی گولیاں کھا لیں، کھاتے ہی سمجھ گیا کہ زہر کھا لیا۔ اب اس کے خاندان میں کوئی مرد تو رہا نہیں تھا۔ اس کے بعد اس کی بہن "بوران" تخت پر بٹھائی گئی، حضورؐ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا جس حکومت کی سربراہ عورت ہو وہ حکومت کبھی کامیاب نہیں ہوگی ــــ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ تو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عراق، عرب، یمن، مشرقی یورپ سب پر حکومت قائم ہوئی، تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مال غنیمت آیا لوگوں نے مشورہ کیا کہ یہ خزانے کس طرح تقسیم ہوں۔ فیصلہ ہوا کہ سب سے زیادہ حصہ حضورؐ کے خاندان کو دیا جائے یعنی بنو ہاشم پھر امیر المومنین ابوبکرؓ کے جو رشتہ دار ہیں ان کو دوسرے نمبر پر۔ پھر حضرت عمرؓ کا جو خاندان ہے اس کو تیسرے نمبر پر دینا چاہئے یہ شوریٰ والوں کا فیصلہ تھا۔ کہ ساری برکت تو حضورؐ کی ہے کہ آج ہم تاج و تخت کسریٰ کے مالک ہیں۔ پھر حضرت صدیقؓ کی قربانیاں ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ کی امارت تو اس ترتیب سے حصے ہونے چاہئیں۔ یہ تجویز حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کی گئی، فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب سے زیادہ حصہ حضورؐ کے قرابتداروں یعنی بنو ہاشم کو ملنا چاہئے۔ پھر حضورؐ کے جد امجد ہیں عبد مناف۔ پھر مثلاً قصیٰ کی جو اولاد ہے۔ اس طریقے سے اوپر جاتے ہوئے اجداد کے خاندانوں کو ترجیح دی جائے، اوّل دوسرے تیسرے، غرض جو بھی کسی سے حضورؐ کا رشتہ ہے وہ محروم نہ رہ جائے۔ پھر ابوبکرؓ کا پھر عمرؓ کا خاندان ہو تو اپنا نمبر سب سے پیچھے کر دیا۔

بات طلاوت کی شروع تھی، وقت بھی ختم ہو رہا ہے۔ تو حضرت عمرؓ گلی کوچوں میں پھر رہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ ایک عورت بیٹی کو کہتی ہے کہ صبح ہونے کو ہے جلدی کرو دودھ میں پانی ملا دو۔ جیسے آج کل کی ملاوٹ ہے۔ بیٹی دیندار تھی، کہا ماں تجھے امیر المومنین کا اعلان معلوم نہیں کہ ملاوٹ سے منع کیا ہے۔ ماں نے کہا بیٹی تجھے اعلان سے کیا، اسے کوئی اطلاع تو نہیں ہوتی، ہم گھر بیٹھے ہیں، کس کو علم ہے۔ لڑکی نے کہا ماں تیری بات بھی مانتی ہے۔ لیکن اللہ کا حکم بھی ملحوظ رکھنا ہے اور امیر المومنین تو نہیں ہیں مگر اللہ تو موجود ہے۔ ہم اس میں پانی نہیں ڈالوں گی۔ حضرت عمرؓ راستے میں کھڑے سنتے تھے۔ باتیں سنیں، گھر گئے، جاکر اپنے صاحبزادوں کو بلایا اور کہا دیکھئے ایک غریب خاندان کی لڑکی ہے ۔۔۔ ظاہر ہے جب دودھ بیچ کر گذارہ کرتے تھے تو غریب ہی ہوں گے۔ یہ بھی معلوم نہیں تنگ کیسا ہوگا۔ حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں کسریٰ اور قیصر کی بعض صاحبزادیاں مسلمان ہوئیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ کی باندیاں بیویاں بنیں جہاں ایسی باندیاں صحابہؓ میں تقسیم ہو رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ اپنے بیٹوں کے لیے شہزادیوں کا رشتہ مانگتے تو کون انکار کرتا۔ مگر حضرت امیر المومنین نے کہا کہ اس غریب لڑکی کے دل میں خدا کا خوف ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ اس اس سے شادی کرلو۔ بیٹے نے کہا سبحان اللہ خدا کا خوف ہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ حضرت عمرؓ تیار ہوگئے۔ تو ایک تو وہ ملاوٹ تھی اور ایک ملاوٹ وہ ہے کہ قصائی گوشت بیچتا ہے تو ہڈی بھی اس میں ہوتی ہے۔ یہ کھلی ملاوٹ ہے، خفیہ اور غبن نہیں گندم میں چنے اور جو کے بھی کچھ دانے ہوتے ہیں۔ تو قصائی سے کہیں کہ گوشت تو لوں گا۔ مگر ہڈی واپس کردوں گا وہ کہے گا یا تو سب لو یا سب چھوڑ دو۔ ہڈی لیکر میں کیا کروں گا۔

الغرض قانون ایسا ہے کہ عیب والی چیز بھی لوگے۔ یہ چھپی ہوئی بات نہیں کھلی ہوئی بات ہے اسی طرح نماز باجماعت میں جتنے لوگ شریک ہیں مجھ جیسے گناہگار بھی ہیں، جن کی نماز اس قابل نہیں کہ قبول ہو اور نیک خدا کے مقرب بندے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ خریدار ہے ہم بیچنے والے ہیں۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ الآیۃ۔ اب محض اس کے فضل وکرم سے کہ اس پر تو قانون کا لزوم ہے نہیں مگر بڑا مہربان ہے اپنے اختیار سے ہمارے لیے بنائے گئے قانون کی خود بھی پابندی کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کرتا کہ زید کہ اچھے لوگوں کی نماز قبول کردے اور باقی ردی کی ٹوکری میں ڈال دے۔ اس کی رحمت سے یہ بعید ہے تو ایک کی وجہ سے سب نمازیں قبول کردے گا کہ ہم نے جماعت میں اپنی نماز کو اس کے ساتھ وابستہ کرلیا۔ اس بنا پر ہم جیسے ردی لوگوں کی نماز بھی قبول ہوگی، ایک تو دین کا نشان بلند ہوگا۔ لوگ دیکھیں گے کہ یہ اللہ کے غلام ہیں اور دین میں یہ بھی ایک عبادت ہے اس کے علاوہ اگر انفرادی نماز لائق قبولیت نہ تھی اوروں کی برکت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے قبولیت بھی ہوگی — پھر یہ کہ ایک لالٹین ہو تو روشنی دھیمی ہوتی ہے۔ دس بیس جمع کر دو روشنی بڑھتی رہے گی۔ ایک دوسرے کا اثر قبول کرے گی۔ ایک شخص کے ایمان اور نماز کی روشنی ایک واٹ ہے۔ دوسرے کی دس واٹ تیسرے کی سو واٹ یہ تمام نورانیت قلوب جمع ہو کر اربوں واٹ تک روشنی پہنچ جائے گی۔ اور اس کے علاوہ نماز باجماعت میں صبر و تحمل کا بھی اجر ہے، گھنٹہ پہلے آئے اوروں کے انتظار میں بیٹھے ہیں برکات ہے، اور ایک دوسری مصلحت یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حالات سے بھی واقفیت ہوگی۔ عبرت اور سبق ہوگا ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کریں گے محلے کے لوگ دن میں پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے ملیں گے۔ شہر اور آس پاس کے دیہات کے مسلمان ہفتہ میں ایک بار نماز جمعہ کی شکل میں جمع ہوں گے اور یہ سب برکات اور بھی وسیع پیمانے پر حاصل کریں گے آگے چل کر حج کا موسم آئیگا۔ تو ساری دنیا اور سارے عالم اسلام کے مسلمان بیت اللہ کے آس پاس مل بیٹھیں گے۔ جمع ہو کر ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں گے۔ ایک دوسرے سے ربط و تعلق بڑھے گا۔ حالات کی خبر گیری ہوگی تو ہر عبادت میں یہی اتحاد۔ یگانگت باہمی ربط و تعلق کی شان موجود ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا جسے میں نے ابتداء میں تلاوت کیا تھا۔ مگر افسوس کہ وقت نہیں رہا۔

مختصراً عرض کروں گا کہ آج مسلمان اختلاف کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ بڑا سبب باہمی نا اتفاقی ہے جو ملک میں بھی ہے گھر میں بھی باپ بیٹے میاں بیوی کے درمیان بھی ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ یہ چیز جس قوم میں آجائے سمجھئے کہ اب یہ جہنم اور تباہی کے کنارے پہنچ چکی ہے۔ خداوند کریم نے اس آیت میں اسلام کی یہ نعمت ذکر کردی کہ اے انصار و مہاجرین یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اسلام کی برکت سے ایک ہو گئے، اللہ نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ ایک دوسرے کی عزت کرنے والے ایک دوسرے پر مال و جان قربان کرنے والے بن گئے۔ جاہلیت کی باتیں کہ میرا خاندان میری قوم میرا منصب میرا ملک سب چھوڑ بیٹھے۔ حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو کسی عربی کو عجمی پر کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں خاندانی جغرافیائی عصبیت کو ختم فرما دیا اللہ کی نعمت یاد کرو کہ خدا نے تمہیں ملا دیا۔ آگے فرمایا: وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ اس وجہ سے تم تباہی اور ہلاکت کے دہانے پر پہنچے تھے۔ فانقذکم منہا۔ خدا نے تمہیں ان چیزوں سے نجات دی اور ہلاکت کے گڑھے سے بچا لیا تو اسلام کہتا ہے کہ مخالفت کی کوئی بات اپنے اندر نہ پیدا کرو۔ حکم ہے کہ ایک مسلمان دوسرے سے مذاق نہ کرے۔ لا یسخر قوم من قوم۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ ایک شخص کی بہت سی نیکیاں ہوں گی۔ حکم ملے گا کہ جہنم میں جائے، وہ حیران ہو کر پوچھے گا تو ارشاد ہوگا کہ یہ صحیح ہے کہ تم نے بہت سی

© rasailojaraid.com

باقی صفحہ ۹۵ پر